Regd No L 5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تارکا پتہ: — الفضل لاہور

ٹیلیفون ۲۹۷۹

روزنامہ

الفضل لاہور

یوم یکشنبہ

۲۷ محرم الحرام ۱۳۷۲ ھ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ″
سہ ماہی ۷ ″
ماہوار ۲½ ″
فی پرچہ ۱ر

جلد ۶/۴۰ ۔ ۱۹ اخاء ۱۳۳۱ ہش ۔ ۱۹ اکتوبر ۱۹۵۲ء ۔ نمبر ۲۴۵

مکرم شیخ ناصر احمد صاحب مبلغ سوئٹزرلینڈ کی تقریبِ نکاح

زیورچ ۱۴ اکتوبر ۔ سوئٹزرلینڈ سے مکرم مولوی غلام احمد صاحب بشیر بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ آج یہاں مکرم شیخ ناصر احمد صاحب مبلغ سوئٹزرلینڈ اور ثریا صاحبہ کی تقریب نکاح عمل میں آئی جس میں مقامی احباب جماعت اور بعض دیگر دوستوں نے بھی شرکت کی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو جانبین کے لئے بابرکت کرے آمین۔

کراچی ۱۸ اکتوبر ۔ سندھ میں پرائمری سکولوں کے اساتذہ کے مطالبہ پر آج ایک کانفرنس میں غور کیا گیا جس کی صدارت گورنر سندھ نے کی۔

برطانیہ سے سفارتی تعلقات منقطع کرنے کی شرائط کچھ نرم کر دی جائیں ۔ ڈاکٹر مصدق کو شہنشاہ ایران کا مشورہ

تعلقات منقطع ہو جانے کے بعد ایران میں امریکہ برطانوی مفادات کی حفاظت کرے گا!

تہران ۱۸ اکتوبر ۔ شہنشاہ ایران نے ڈاکٹر مصدق کو مشورہ دیا ہے کہ وہ برطانیہ سے سفارتی تعلقات منقطع کرنے کی شرائط کچھ نرم کر دیں۔ اس ضمن میں انہوں نے ڈاکٹر مصدق سے کہا ہے کہ برطانیہ کو باضابطہ مراسلہ بھیجنے سے پہلے وہ اس پر دوبارہ غور کریں۔ اور جہاں تک ممکن ہو شرائط کو نرم کرنے کی کوشش کریں۔ انقطاع تعلقات کے سلسلے میں ڈاکٹر مصدق نے جو اعلان کیا ہے ایرانی کابینہ آج رات اس پر بحث کر رہی ہے۔ ایران کے باخبر حلقوں کا کہنا ہے کہ امریکی سفیر مقیم تہران نے ڈاکٹر مصدق کو مشورہ دیا ہے کہ وہ اس بارہ میں میانہ روی سے کام لیں۔ ادھر امریکہ نے یہ منظور کر لیا ہے کہ تعلقات منقطع ہو جانے کی صورت میں وہ ایران میں برطانوی مفادات کی حفاظت کرے گا۔ پہلے خبر آئی تھی کہ برطانیہ اپنے مفادات کی حفاظت کے لئے سوئٹزرلینڈ سے کہیگا۔ ادھر سویڈن کے باخبر حلقوں نے اس خبر کی تصدیق کر دی ہے کہ ایران نے اس سے کہا ہے کہ وہ برطانیہ میں ایرانی مفادات کی حفاظت کرے۔

کراچی ۱۸ اکتوبر ۔ روس کا ایک دوسرا جہاز ۹ ہزار ٹن گیہوں لے کر پیر کو کراچی پہنچ جائیگا۔ اس سے قبل ایک روسی جہاز ۸ ہزار ٹن گندم لے کر پہلے ہی کراچی پہنچ چکا ہے۔

انڈونیشیا میں فوجی کمانڈروں نے ہر حال میں حکومت کا وفادار رہنے کا عہد کر لیا

جاکرتا ۱۸ اکتوبر ۔ انڈونیشیا میں فوجی کمانڈروں نے عہد کیا ہے کہ وہ ہر حال میں حکومت کے وفادار رہیں گے انہوں نے یہ عہد کل صدر حکومت ڈاکٹر سوئیکارنو کے سامنے ایک کانفرنس میں کیا جس میں وزیر اعظم ولوپو اور وزیر دفاع بھی شریک تھے۔ فوج نے کل وزیر دفاع کے خلاف پارلیمنٹ میں ایک تحریک منظور ہو جانے پر دو اصلاحات پر تنقید کی تھی اور عوام نے بھی مظاہرے کر کے پارلیمنٹ کو توڑ دینے کا مطالبہ کیا تھا۔ صدر کے محل اور پارلیمنٹ کی عمارت پر حفاظت کے پیش نظر فوجی دستے تعینات کر دیئے گئے تھے جو آج بھی بدستور پہرہ دیتے رہے۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ جاکرتہ میں حالات اب معمول پر آ گئے ہیں۔

سردار نشتر بلوچستان کے دورے پر

کوئٹہ ۱۸ اکتوبر ۔ وزیر صنعت سردار عبدالرب نشتر بلوچستان کے پانچ روزہ دورے پر آج کراچی سے کوئٹہ پہنچیں۔ اس دوران میں وہ کانوں اور صنعتی اداروں کا معائنہ کریں گے۔

مصر میں بادشاہت کا خاتمہ نہیں کیا جائیگا حکومت کی طرف سے افواہوں کی تردید

قاہرہ ۱۸ اکتوبر ۔ مصر میں فوجی ہیڈکوارٹر کے ایک ترجمان نے اس امر کی تردید کی ہے کہ مصر میں بادشاہت کا خاتمہ کر کے جمہوریت قائم کی جا رہی ہے۔ ترجمان نے یہ تردید اس خبر پر تبصرہ کرتے ہوئے کی کہ جنرل نجیب قاہرہ ریڈیو سے بادشاہت کے خاتمہ کا اعلان کریں گے۔

جنرل نجیب نے ایک بیان میں سابق شاہ فاروق کے اس الزام کی تردید کی ہے کہ جنرل نجیب کی تحریک میں کمیونسٹوں کا ہاتھ ہے۔ انہوں نے کہا میری تحریک کا کمیونسٹوں سے کوئی تعلق نہیں ہے اور نہ آئندہ کبھی ہوگا۔ مصری فوج نے آج بھی گرفتاریاں جاری رکھیں۔ اب تک ۱۰ افراد کو حراست میں لیا جا چکا ہے۔ یہ گرفتاریاں کمیونسٹوں کے ایک خاص گروہ کی سرگرمیوں کو روکنے کے سلسلے میں کی جا رہی ہیں۔

۲۴ دس میں سے دولاکھ ۵۷ ہزار من نمک لیکر ایک جہاز کراچی سے چاٹگام روانہ ہو چکا ہے۔

ایجنسیوں کی معرفت گیہوں کا بیج

بارہ روپے فی من مہیا کیا جائے گا

لاہور ۱۸ اکتوبر ۔ قبل ازیں ایک سرکاری اطلاع میں بتایا گیا تھا۔ کہ کاشتکاروں کو گیہوں کا بیج گیارہ روپے چار آنے فی من مہیا کیا جائیگا۔ لیکن یہ قیمت ان مقامات پر ہوگی۔ جہاں سرکاری ذخیرے واقع ہیں۔ لیکن دیہات کے جو دور دراز علاقوں میں سرکاری ذخیرے نہیں ہیں۔ وہاں گیہوں ایجنسیوں کی معرفت بارہ روپے فی من مہیا کیا جائے گا۔ یہاں سے گیہوں کا بیج ایجنسیوں تک پہنچانے میں کافی خرچ پڑتا ہے۔

اس ماہ کے آخر تک ۸ لاکھ من نمک مشرقی پاکستان بھیجا جائیگا

کراچی ۱۸ اکتوبر ۔ حکومت پاکستان نے اس ماہ کے آخر تک ۸ لاکھ من نمک مشرقی پاکستان بھیجنے کا انتظام کیا ہے۔

راشن کارڈوں کی درخواستوں پر ٹکٹ لگانے کی ضرورت نہیں

لاہور ۱۸ اکتوبر ۔ حکومت پنجاب نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ راشن کارڈوں کی درخواستوں پر دو آنہ کا ٹکٹ لگایا جائے۔ بدل دیا ہے۔ اب ان پر کوئی پیسہ خرچ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ راشن کارڈ لوگوں کو مفت ملیں گے۔ یہ فیصلہ غریب لوگوں کا خیال کرتے ہوئے کیا گیا ہے۔

اقوام متحدہ کی نگران کونسل کی رکنیت

بھارت نے شام کے مقابلے میں اپنا نام واپس لیا

نیویارک ۱۸ اکتوبر ۔ اقوام متحدہ کی نگران کونسل کی خالی نشست کیلئے بھارت نے شام کے حق میں اپنا نام واپس لے لیا ہے۔ اس نشست کا اب صرف شام ہی امیدوار ہے۔

محامد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

آں عنایتہا کہ محبوب ازل دارد بدو
کس بخواب ہم ندیدہ مثل آں اندر دیار
سرورِ خاصانِ حق شاہِ گروہِ عاشقاں
آنکہ روحش کرد طے ہر منزلِ وصلِ نگار

ترجمہ: "وہ مہربانیاں جو محبوب ازل (خدا تعالیٰ) کی اس پر ہیں۔ دنیا میں اس جیسی مہربانیاں کسی نے خواب میں بھی نہیں دیکھیں۔ وہ خدا تعالیٰ کے خاص بندوں کا سردار ہے اور عاشقان الٰہی کے گروہ کا بادشاہ۔ اس کی روح نے محبوب کے وصل کی ہر منزل کو طے کیا۔"

(آئینہ کمالات اسلام)

ایران سے سفارتی تعلقات ختم کرنیکے سلسلے میں

برطانیہ نے سرکاری طور پر ابھی کوئی قدم نہیں اٹھایا

تہران ۱۸ اکتوبر ۔ آج امریکی سفیر مقیم تہران نے وزیر اعظم ڈاکٹر مصدق سے ملاقات کی۔ اس ملاقات میں ڈاکٹر مصدق کی اس تقریر کے متعلق بات چیت ہوئی۔ جو انہوں نے برطانیہ سے سفارتی تعلقات منقطع کرنے کے بارے میں ۱۶ اکتوبر کو تہران ریڈیو سے نشر کی تھی۔ اسی طرح برطانوی ناظم الامور نے کل ایران کے وزیر خارجہ جناب حسین فاطمی سے ملاقات کی اور ڈاکٹر مصدق کی مذکورہ تقریر کی وضاحت چاہی۔ ایک اطلاع کے مطابق برطانیہ نے ایران سے سفارتی تعلقات ختم کرنے کے سلسلے میں ابھی تک سرکاری طور پر کوئی قدم نہیں اٹھایا ہے۔

پنجاب میں تحریک قطار بندی کی مقبولیت

سوسائٹی کی رکنیت ۷۴ ہزار تک پہنچ گئی

لاہور ۱۸ اکتوبر ۔ کیو سوسائٹی کی رکنیت کی تحریک لاہور کے شہروں میں بہت مقبول ہوئی ہے جب یہ تحریک شروع ہوئی تو تعداد ۷۰۰۰۰ ہزار تھی۔ لیکن ۱۸ اکتوبر تک یہ تعداد ۷۴۱۱۵ تک پہنچ گئی۔ اب تک جتنے رکن بنے ہیں ان میں ۱۴۰۰۰ مقامی سکولوں اور کالجوں کے طالب علم اور طالبات ہیں۔ اور تقریباً ۹۰۰۰ سرکاری افسر ہیں اگر اراکین کی بھرتی کی موجودہ رفتار برقرار رہی۔ تو لاہور کے لئے جتنی صوبائی تعداد رکھی گئی ہے یعنی پانچ لاکھ رکن تو امید ہے کہ ہفتہ قطار باندھنے کے ہفتہ تک جو ۲۰ اکتوبر کو شروع ہوگا۔ یہ تعداد پوری ہو جائے گی۔

مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے پاکستان ٹائمز پرنٹنگ ورکس سے چھپوا کر ۳۳ میکلوڈ روڈ لاہور سے شائع کیا۔

ایڈیٹر ۔ روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

سیلون میں جماعت احمدیہ کے زیر اہتمام یوم پیشوایان مذاہب کا کامیاب جلسہ

جماعت احمدیہ دنیا میں اتحاد اور مذہبی یگانگت پیدا کرنے کیلئے قابل قدر کوشش کر رہی ہے، (پارلیمنٹ کا ایک رکن)

مرسلہ مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب منیر مبلغ سیلون)

خدا تعالےٰ کے فضل سے سیلون مشن کو یوم پیشوایان مذاہب نہایت وسیع پیمانے پر ۱۷ ستمبر کو منانے کا موقعہ ملا۔ جلسہ کی صدارت کے فرائض آنریبل مسٹر C. Sumthralinghan جو پارلیمنٹ کے مشہور و معروف ممبر ہیں نے سرانجام دیئے انہوں نے اپنی Opening Speech میں فرمایا کہ میں جماعت احمدیہ کو اپنے طالب علمی کے زمانہ سے جانتا ہوں اور مجھے فخر ہے کہ آج جماعت احمدیہ کے اس بہترین کام میں حصہ لینے کا موقعہ ملا ہے۔ پھر انہوں نے فرمایا کہ جس طرح سارے دریا آخر ایک ہی سمندر میں جا ملتے ہیں۔ اسی طرح تمام مذہب بھی ایک ہی معبود تک جا پہنچتے ہیں۔ اور سارے مذاہب کا مطمح نظر و مقصود واحد ہے۔ پھر آپ نے دنیا کے بڑے بڑے مذاہب کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اسلام نے دُنیا کے سامنے قربانی کی وضاحت کی اور اخوت کی بنا ڈالی۔ جس کی نظیر دنیا میں نہیں ملتی۔ آپ نے جماعت احمدیہ کی اس کوشش کو از حد سراہا کہ اس طرح یہ چھوٹی سی جماعت دنیا کے اندر اتحاد اور مذہبی یگانگت کو پیدا کر رہی ہے۔ آپ کی تقریر اگلے روز اخبارات میں نمایاں سرخی کے ساتھ شائع ہوئی۔ بعد ازاں بدھ مت (جن کے پیروؤں کی اس ملک میں کثرت ہے) کے نمائندہ جناب W.F. Jayasuriya نے مہاتما بدھ اور ان کی تعلیم کا ایک حصہ انگریزی زبان میں پیش کیا۔

دوسرے نمبر پر ہندو مت کے نمائندہ Sri K.S.A. Iyer نے سری کرشن جی کے حالات بیان فرمائے۔ یہ تقریر تامل زبان میں تھی۔

تیسرے نمبر پر عیسائیت کے نمائندہ Rev. W.M.P. Jayathinga B.D جو یہاں کے ایک مشہور کالج (Carey College) کے پرنسپل ہیں اور نہایت شاندار Orator ہیں نے حضرت عیسےٰؑ کی تصویر اور ان کے بنیادی ایمان پر تقریر کی۔

چوتھے نمبر پر جب کہ جلسہ گاہ لوگوں سے بھرپور تھی۔ اسلام کے نمائندہ جناب مولوی عبداللہ صاحب مالاباری اٹھے اور فرمایا۔ کہ اس جلسہ کی غرض و غایت تو یہ تھی کہ صرف ہم اپنے بانیان مذہب کی زندگی دلچسپ رنگ میں پیش کرتے جیسا کہ میں نے جلسہ کے ابتداء میں جلسہ کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے بیان کیا تھا۔ مگر ہمارے مقررین نے پورے طور پر اس کا خیال نہیں رکھا۔ مگر میں اس کا احترام کرتے ہوئے اپنی تقریر کو صرف آنحضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سوانح حیات بیان کرنے تک ہی محدود رکھوں گا۔ مگر چونکہ وقت بہت ہی کم تھا۔ اسلئے آپ نے از حد اختصار سے کام لیا۔ اور آخر میں دلچسپ پیرایہ میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کا وہ واقعہ سنایا کہ جب شراب کا حکم نازل ہوا اور اُسے مومنین تک پہنچایا گیا۔ تو مدینہ کی گلیوں میں شراب کی ندیاں چل رہی تھیں، گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسی کا اسقدر شاندار نظارہ تھا۔ جو آج ناممکنات میں سے ہے۔

ہمارے غیر مسلم معززین اور صاحب عدد یہاں کے چوٹی کے آدمی ہیں۔ جن تک رسائی کے سلسلہ میں کئی دن بھاگ دوڑ کرنی پڑی تھی۔ بہرحال خدا تعالےٰ نے احباب جماعت کی دن رات کی سرتوڑ کوششوں کو بار آور کر دیا۔ اور یہ محض اس کا اپنا فضل ہی تھا۔ کہ جلسہ میں کم از کم تین چار ہزار افراد شامل ہوئے ہونگے۔ وہ ایسے لاؤڈ سپیکر سے مستفید ہونے والوں میں دور دور کے احباب بھی تھے۔

پھر اس جلسہ کی اہمیت اس چیز سے اور بڑھ جاتی ہے کہ اس قسم کا جلسہ پہلی دفعہ کھلی جگہ میں اور سیلون کے مشہور و معروف Gall Face Green پارک میں ہوا۔ دوست اور دشمن نے یہ تسلیم کیا کہ واقعی جماعت احمدیہ نے ایک قابل قدر کام سرانجام دیا ہے۔

جلسہ کے بعد ہمیں بہت سا انگریزی اور تامل کا لٹریچر تقسیم کرنے کا بھی موقعہ ملا۔ جو کہ ہر ایک کا سارا مفت تقسیم کیا گیا تھا۔

کراچی کے خریداران الفضل کیلئے ضروری اطلاع

خالد لطیف صاحب معرفت ریڈیو الیکٹرک ہاؤس فورٹ مینشن فریئر روڈ کراچی کے پاس الفضل اخبار کی سب ایجنسی ہے۔ دفتر سے ایجنٹ کی درخواست پر دفتر ہذا کے اکثر براہ راست خریداروں کا پرچہ بھی ایجنسی کے ذریعہ سے بھجوایا جا رہا ہے۔ امید ہے کہ احباب کو باقاعدہ مل رہا ہوگا۔ دیگر احباب بھی ایجنٹ صاحب سے تعاون فرما کر خریداری میں اضافہ کا موجب ہوں۔

(مینیجر الفضل، لاہور)

اجتماع کا چندہ فوراً بھجوایا جائے

جیسا کہ مجالس کو علم ہے۔ خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع انشاء اللہ اکتوبر کے آخر میں ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے۔ جملہ مجالس کی خدمت میں درخواست ہے کہ ہر خادم سے مقررہ شرح کے مطابق چندہ وصول کر کے فوراً ارسال فرما دیں۔ جمع شدہ رقوم بلا تاخیر بذریعہ منی آرڈر بھجوائی جائیں

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

یوم تحریک جدید کی غرض ایک حرکت پیدا کرنا تھا

اس حرکت سے فائدہ اٹھائیں اور وصولی سو فی صدی تک پہنچائیں

یوم تحریک جدید جماعت میں ایک حرکت پیدا کرنے کے لئے مقرر کیا گیا تھا اس حرکت سے فائدہ اٹھانا اب آپ کا کام ہے۔ کوشش کریں کہ آپ کی جماعت کے تمام وعدوں کی وصولی جلد سے جلد سو فی صدی تک پہنچ جائے۔ احباب جماعت کو حضرت اقدس کے پیغام کے ان الفاظ کی طرف بار بار توجہ دلاتے رہیں۔

"ہر احمدی جو اس تحریک میں حصہ لیتا ہے۔ اور پھر اپنے وعدے کو پورا کرتا ہے اور وقت پر پورا کرتا ہے وہ لیظھرہ علی الدین کلہ کی پیشگوئی کا مصداق ہے اور بہت بڑا خوش نصیب ہے۔ کہ خاتم النبیینؐ کی بعثت کی غرض پورا کرنیوالوں میں شامل ہوتا ہے اور محمدی فوج کے سپاہیوں میں اس کا نام لکھا جاتا ہے۔

امانت کی رقوم پر زکوٰۃ واجب ہے

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"عام طور پر لوگ خیال کرتے ہیں کہ امانت پر زکوٰۃ نہیں حالانکہ شرعی طور پر امانت پر زکوٰۃ ہے"

پس جن دوستوں کا روپیہ امانت ذاتی دفتر محاسب میں یا کسی بنک میں جمع ہو یا کسی فرد کے پاس بطور امانت رکھا ہوا ہو۔ انہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ اس پر زکوٰۃ واجب ہے۔ جس کا ہر سال باقاعدگی کے ساتھ ادا کیا جانا نہایت ضروری ہے۔ البتہ حضور نے اس میں ایک استثنا فرمائی ہے کہ اگر کوئی صاحب اپنا روپیہ مرکز میں امانت "غیر تابع مرضی" کے طور پر جمع کرائیں۔ اور یہ لکھ دیں کہ مجھے ضرورت ہوئی تو میں ایک یا دو ماہ کا نوٹس دے کر لوں گا تو ایسے روپے پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی۔ نیز زکوٰۃ کی شرح چالیسواں حصہ ہے۔

(نظارت بیت المال ربوہ)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے

روزنامہ الفضل لاہور
مورخہ ۱۹ اکتوبر ۱۹۵۲ء

"زمیندار" کی خواجہ ناظم الدین کے نام کھلی چٹھی

جو کچھ الحاج خواجہ ناظم الدین نے اپنی ڈھاکہ والی تقریر میں فرمایا وہ لفظ بلفظ حسب ذیل ہے۔

"یاد رکھئے کہ میں نے تن آسانی کی وجہ پیش کی ہے۔ اس کا جواز پیش نہیں کیا۔ ہمیں تن آسانی اور سستی کو قریب نہیں آنے دینا چاہیئے۔ ہماری مشکلات ابھی تک ختم نہیں ہوئیں۔ ابھی تک ملک کے اندر اور ملک کے باہر ایسے عناصر موجود ہیں۔ جنہوں نے ہماری آزادی میں کھلم کھلا حملہ کرکے شکست کھائی تھی۔ اب انہیں عناصر نے کھلم کھلا حملہ کرنے کی بجائے چوری چھپے حملے کرنے شروع کئے ہیں۔ اور ان کا مقصد یہ ہے۔ کہ ملک کے اندر انتشار پیدا ہو جائے جو حربے وہ استعمال کر رہے ہیں۔ ان میں ایک حربہ تو یہ ہے۔ کہ وہ متواتر حکومت کو برا بھلا کہتے رہتے ہیں۔ تاکہ ملک کے راہ نماؤں پر سے قوم کا اعتماد اٹھ جائے۔

اس کے ساتھ ساتھ وہ لوگ صوبہ پرستی پھیلاتے ہیں اور فرقہ پرستی کا تفرقہ ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں۔ وطن کے یہ بے اطمینان دشمن کہیں کہیں سرگوشی کے ذریعہ غلط افواہیں پھیلاتے رہتے ہیں۔ اور ان کی غرض یہ ہوتی ہے کہ عوام میں مایوسی اور ہراس پھیل جائے یہ تمام حربے پاکستان کو کمزور کرنے کے لئے استعمال کئے جا رہے ہیں۔ ایک قومی ادارے کے ممبر ہونے کی حیثیت سے اور ایسی سیاسی جماعت کے ممبر ہونے کی حیثیت سے جو حکومت کا کام چلا رہی ہے مسلم لیگ کے ہر ممبر کا فرض ہے کہ وہ ان شر انگیز تحریکوں اور سرگرمیوں کا مقابلہ کرے۔ صرف مسلم لیگ کے ممبروں کا نہیں بلکہ ہر محب وطن پاکستانی کا فرض ہے۔ کہ وہ ان فتنوں کا سر دبائے۔ اور ان لوگوں کا مقابلہ کرے جو یہ فتنے اٹھاتے ہیں۔ آیئے ان لوگوں کے ماضی کو دیکھیں جو اشتعال انگیزی اور شرارت کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ یہ جماعتیں پہلے کیا تھیں۔ اور یہ لوگ پہلے کون تھے۔ جو آج نہایت غیر ذمہ دارانہ طور پر حکومت کی مخالفت کر رہے ہیں۔ اور جو آج مسلمانوں میں فرقہ پرستی کا زہر پھیلا رہے ہیں۔ یہ وہ جماعتیں ہیں۔ اور یہ وہ لوگ ہیں جو تقسیم ہند سے پہلے کھلم کھلا پاکستان کے تصور ہی کے مخالف تھے۔ گو آج ان میں سے چند لوگ پاکستان اور اسلام کے حمایتی بن بیٹھے ہیں۔ لیکن ہم جانتے ہیں کہ یہ اصل میں کون ہیں۔ ہم ان پر ہرگز بھروسہ نہیں کر سکتے۔"

روزنامہ "زمیندار" کے مدیر مسئول میاں اختر علی خاں نے "الحاج خواجہ ناظم الدین کے نام کھلی چٹھی" اپنی اشاعت ۱۹ اکتوبر ۱۹۵۲ء میں شائع کی ہے۔ اس میں آپ نے الحاج خواجہ ناظم الدین صاحب کی مسلم لیگ کونسل کے حالیہ اجلاس ڈھاکہ کی تقریر کے ضمن میں فرمایا ہے۔

"البتہ آپ کی تقریر میں ایک فقرہ یقیناً ایسا موجود ہے جس سے شبہ پڑتا ہے کہ آپ نے تحریک تحفظ ختم نبوت کی جانب اشارا کیا ہے۔ آپ نے فرمایا ہے کہ جو لوگ فرقہ پرستی کی چنگاریوں کو ہوا دے رہے ہیں۔ وہ تقسیم سے پہلے قیام پاکستان کے دشمن تھے۔ میں وثوق سے نہیں کہہ سکتا کہ آپ کا اشارا ان لوگوں کی جانب ہے۔ لیکن اگر آپ نے "تحریک تحفظ ختم نبوت" کا حوالہ دیا ہے۔ تو مجھے یہ کہنے کی اجازت دیجئے کہ اول تو استیصال مرزائیت کو فرقہ پرستی قرار نہیں دیا جا سکتا۔ کیونکہ جو لوگ "تسلسل نبوت" کے قائل ہوں۔ اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقابلہ میں ایک نئی نبوت کا ڈھونگ کھڑا کر دیں۔ ان کو کسی طرح بھی "مسلمان" قرار نہیں دیا جا سکتا۔ اور مجھے معلوم ہے کہ ایک صحیح العقیدہ مسلمان کی حیثیت سے یہی عقیدہ آپ کا بھی ہے۔ دوسرے آل مسلم پارٹیز کنونشن میں صرف "احرار" اور "جماعت اسلامی" کے نمائندے نہیں بلکہ مسلمانوں کے تمام بڑے بڑے فرقوں کے راہنما شامل ہیں۔ اور ان میں سے اکثر نے پاکستان اور مسلم لیگ کی قابل قدر خدمات انجام دی ہیں۔ ان حالات میں ان کو "پاکستان دشمن" کس منہ سے کہا جا سکتا ہے۔ پھر ایک سیدھا سوال یہ ہے۔ کیا آپ کے نزدیک "زمیندار" بھی اسی ذیل میں آتا ہے۔"

(زمیندار ۱۹ اکتوبر ۱۹۵۲ء)

اس کے بعد مولانا اختر علی خاں فرماتے ہیں۔

"شاید آپ کو معلوم ہو کہ "زمیندار" نے اس وقت مسلمانوں کو بیدار کیا۔ جب موجودہ مسلم لیگ کے اکثر لیڈر انگریزی مسکراہٹوں کی بارش میں بڑی بڑی کرسیوں پر استراحت اور آسودگی کے زمانہ بسر کر رہے تھے۔ اور وہ آزادی کے نام سے بھی خوفزدہ تھے چہ جائیکہ والد محترم حضرت مولانا ظفر علی خاں قبلہ کی طرح وہ طوق و سلاسل کی جھنکاریں بھی اعلائے کلمۃ الحق کے لئے میدان میں نکلتے والد محترم نے تو کانگریس کے عروج کے زمانے میں بھی جب اکثر مسلمان زعما گاندھی جی کو ناراض نہیں کرنا چاہتے تھے اعلانیہ کہا تھا کہ میں مسلمان پہلے ہوں۔ اور ہندوستانی بعد میں۔" (زمیندار ۱۹ اکتوبر ۱۹۵۲ء)

ہمیں مولانا اختر علی خاں کی ہر بات کی تردید کرنے کی ضرورت نہیں۔ جو کچھ انہوں نے اپنے والد ماجد کے متعلق فرمایا ہے درست ہوگا۔ لیکن سوال تو یہ ہے کہ وہ خود کیا کر رہے ہیں۔ کیا وہ احراریوں اور مودودیوں سے مل کر ملک میں انتشار نہیں پھیلا رہے ہیں؟ کیا انہیں یاد نہیں کہ امرتسر کی تقریر میں ان کے والد ماجد نے اس شر انگیز گروہ کے متعلق کیا فیصلہ دیا تھا؟ کیا اب احرار بدل گئے ہیں یا مسئلہ "ختم نبوت" بدل گیا ہے؟

اس وقت بھی یہی احرار تھے جواب ہیں اور مسئلہ "ختم نبوت" بھی وہی تھا جو اب ہے مولانا کے والد ماجد جانتے تھے کہ خواہ انہیں احمدیت سے کتنی نفرت ہو۔ پھر بھی وہ کسی طرح احرار جیسے شر انگیز گروہ کے ساتھ تعاون نہیں کر سکتے۔ مولانا جانتے ہیں کہ مسلمانوں کا سنجیدہ طبقہ ان کی احرار دوستی کے متعلق کیا خیال کرتا ہے۔ ذیل میں ہم اخبار لاحول اکتوبر نمبر کا ایک اقتباس دیتے ہیں۔ جو اس نے مولانا اختر علی خاں کو مخاطب کر کے لکھا ہے۔

مولانا میں ان تمام امن دوست اور سنجیدہ مسلمانوں کی طرف سے جو میری طرح مسئلہ ختم نبوت میں آپ کے ہم خیال اور مؤید ہیں۔ لیکن احرار کے تشدد اور مخالف حکومت پروپیگنڈے سے تنگ آ چکے ہیں۔ آپ سے استدعا کرتا ہوں کہ یا احرار کو تشدد اور حکومت کو بدنام کرنے سے باز رکھیں۔ اور یا احرار کو اس تحریک سے الگ کر دیں۔ یا خود ان سے الگ ہو کر حکومت کو ان سے نپٹ لینے دیں۔ کیونکہ آپ کی ذات اور روزنامہ زمیندار کا حکومت پر بڑا اثر ہے۔ وما علینا الا البلاغ (لاحول اکتوبر ۱۹۵۲ء)

کہاں ہیں وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ مولانا اختر علی خاں کچھ ایسے ذہین نہیں ہیں اگر ہمیں بتائیں کہ الحاج خواجہ ناظم الدین کی بات آپ سے بہتر کس نے سمجھی ہے۔ یہ اور بات ہے کہ آپ خود پر اڑ رہے ہیں۔

خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا ماہنامہ

خالد

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے ماہنامہ خالد کا پہلا شمارہ چھپ کر جملہ مجالس کو بھجوایا جا چکا ہے۔ ایسی مجالس کے علاوہ دوسرے احباب کی خدمت میں بھی یہ پرچہ بامید خریداری بھجوایا گیا ہے۔ جن مجالس کو پرچہ نہ ملا ہو۔ وہ دفتر میں اطلاع دیکر دوبارہ منگوا لیں۔

مجالس سے بھی اور ایسے احباب سے بھی جن کی خدمت میں یہ پرچہ بھجوایا گیا ہے درخواست ہے کہ براہ کرم خریداری قبول فرماتے ہوئے سالانہ قیمت چار روپے ۸ آنے بذریعہ منی آرڈر ارسال فرمائیں۔ یا پھر کم از کم اس بارہ میں اطلاع دے دیں۔ تاکہ آئندہ پرچہ چھپتے ہی ان کو بھجوا دیا جائے۔

آئندہ نمبر یکم نومبر کو شائع ہوگا۔ جو سالانہ اجتماع کی وجہ سے پانچ نومبر تک بھجوایا جا سکے گا۔ اجتماع پر آنے والے خدام دفتر مرکزیہ سے پرچہ حاصل کر سکتے ہیں۔

مجالس اور اراکین خدام الاحمدیہ سے توقع ہے۔ کہ وہ اس کی توسیع اشاعت کے لئے خاص کوشش کریں گے۔ اور اس کو زیادہ سے زیادہ کامیاب بنائیں گے۔

فروری ۱۹۵۳ء سے اس کے حجم میں اضافہ بھی زیر غور ہے۔ آئندہ نمبر کا انتظار فرمائیں۔

منیجر رسالہ خالد ربوہ

تجارتی کمپنیوں کے حصص پر زکوٰۃ

واجب ہوتی ہے۔ اور حصص کی اصل قیمت شمار ہوگی۔ نہ کہ بازاری قیمت

نیز

تجارتی کمپنیوں کے راس المال پر بھی خواہ اس میں نفع ہو یا نقصان زکوٰۃ واجب ہے۔ بشرطیکہ تجارتی مال کی قیمت نصاب کے برابر ہو۔

نظارت بیت المال ربوہ

شذرات

اسلامی ہائی کورٹ کا جج

علامہ کفایت اللہ صاحب نے حال ہی میں فرمایا ہے:

"جس طرح ایک جج کے فیصلہ کو دوسرا فاضل جج ہی منسوخ دسترد کر سکتا ہے۔ اسی طرح علماء محققین کے فتوے کی دوسرے علماء محققین ہی تغلیط کر سکتے ہیں"
(آزاد ۳۰ ستمبر ۱۹۵۲ء)

محترم مولانا! آپ کے علماء خواہ انہیں محققین کے نام سے ہی موسوم کیا جائے وکلاء کہلا سکتے ہیں جج نہیں قرار دیئے جا سکتے۔ کیونکہ جج وہی ہو سکتا ہے جسے شہنشاہ دو عالم خالق ارض و سما اپنے قانون کی ترجمانی (Interpretation) کے فرائض کی سرانجام دہی کے لئے خود مقرر کرے اسی لئے رسول کائنات نے علماء کی پوزیشن تو یہ بتائی منہم تخرج الفتن وفیہم تعود۔ لیکن آنے والے موعود کے متعلق فرمایا:۔

یوشک من عاش منکم ان یلقی عیسٰی ابن مریم اماماً مھدیاً حکماً عدلاً
(مسند احمد بن حنبل جلد ۲ ص ۴۱۱)

یعنی آنے والا مسیح موعود منصب امامت پر فائز ہوگا۔ اسے براہ راست خدا کی طرف سے ہدایت و راہ نمائی بخشی جائے گی۔ وہ حکم ہوگا یعنی خدائی جج ہوگا۔ جو دنیا کے تمام مقدمات میں اپنا فیصلہ صادر کرے گا۔

پھر فرمایا وہ محض جج ہی نہ ہوگا بلکہ عادل بھی ہوگا۔ یعنی اس کے فیصلے بموں اور ٹینکوں کے زور سے نہ منوائے جائیں گے۔ بلکہ خود عدل و انصاف کی قوتیں دنیا کو اس کے پیچھے ہو لینے پر مجبور کر دیں گی اس صریح ارشاد کے باوجود بیسویں صدی کے بعض روشن دماغ وکلاء اپنے ایجنٹوں کے ذریعہ یہ پروپیگنڈا کر رہے ہیں کہ آئندہ سے ہائی کورٹ کے دروازے مقفل کر دیئے گئے ہیں۔ اور مقدمات کے فیصلوں کا کام پلیڈرز کے سپرد کر دیا گیا ہے۔

احراریوں کا مطالبہ

"زمیندار" "آزاد" اور "تسنیم" میں یہ رپورٹیں بڑے اہتمام سے شائع ہو رہی ہیں کہ احمدی کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ اس لئے احراریوں کی طرف سے جلسوں اور مظاہروں میں مطالبہ کیا گیا کہ انہیں الگ فرقہ تسلیم کیا جائے

ہم جانتے ہیں کہ تکفیر بازی کے مشغلے علماء کی تفریح دماغی کے بہت پرانے نسخے ہیں۔ اس لئے جماعت پر فتوے کفر لگنے سے تو ہمیں کبھی تعجب نہیں ہوا۔ البتہ علیحدگی کے مطالبہ پر ضرور ہنسی آتی۔ کہ احراری آخر ہمیں کن فرقوں سے الگ کرنا چاہتے ہیں؟

کیا ان سے جن کے متعلق پہلے سے یہ فتاویٰ موجود ہیں:۔

شیعہ فرقہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ فتاوےٰ عزیزی ص ۱۹۱

اہلسنت والجماعت کے تمام فرقے جہنمی ہیں۔
(حدیقہ شہدا ص ۶۵)

غیر مقلدین کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔
(جامع الشواہد ص ۱)

مقلدین مشرک اور کافر ہیں (فتح المبین ص ۳۵۴)

جو دیوبندیوں کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر
(حسام الحرمین ص ۱۱۳)

بریلوی ٹولہ کافروں کا گروہ ہے۔ (رد التکفیر ص ۱۱)

کوئی پوچھے کہ جب رسول اللہؐ کا صریح فیصلہ ہے۔ کہ الکفر ملۃ واحدۃ کہ کفر ملت واحدہ ہے تو ایک کافر کو دوسری کافر جمعیتوں سے الگ ہی کیسے کیا جا سکتا ہے؟

ہاں اگر اسے الگ کئے بغیر چین نہیں آتا۔ تو پہلے یہ تسلیم کرو کہ جماعت احمدیہ مسلمان فرقہ ہے۔ اس لئے کافروں اور مشرکوں کی ملت سے انہیں خارج کیا جانا چاہیئے۔ لیکن کیا احراری یہ اعلان کرنے کو تیار ہیں؟

مہدی کا مقام

مولانا کفایت اللہ نے اپنے ایک مقالہ میں کہا ہے کہ مرزا صاحب نے حضرت عیسےٰؑ سے فضیلت کا دعوےٰ کر کے کفر کا ارتکاب کیا ہے۔ (آزاد ۳۰ ستمبر ۱۹۵۲ء)

عرض ہے کہ آپ جیسے علماء ہی منبر رسول پر یہ وعظ کیا کرتے ہیں کہ حضرت مسیحؑ نے خدا سے دعا کی تھی رب اجعلنی من امۃ محمدؐ۔ خدایا مجھے محمدؐ رسول اللہ کا امتی بنا۔

اور علامہ صاحب تو آپ جانتے ہی ہیں کہ دعا ہمیشہ افضل چیز کے لئے کی جاتی ہے۔ ادنےٰ حالت کے لئے نہیں کی جاتی۔ مثلاً آپ کسی گریجوایٹ کی زبان سے یہ دعا نہیں سنیں گے کہ الٰہی مجھے میٹرک کے امتحان میں کامیاب فرما۔ اور نہ کوئی میٹرک پاس یہ کہتا ہے کہ خدا مجھے پرائمری میں پاس کرے۔

اسی نکتہ کے پیش نظر آپ حضرت مسیحؑ کی اس دعا پر غور کیجیے۔ کہ آپ کیا فرما رہے ہیں۔ آپ خدا سے یہ استدعا کر رہے ہیں کہ اے میرے رب میں مسیح تو بن گیا۔ مگر مجھے تیرے حبیب محمد مصطفےٰ کے امتی ہونے کا شرف حاصل نہ ہو سکا۔ اس لئے یہ مہربانی فرما کہ میں بھی حضور کا امتی کہلا سکوں

غضب ہے کہ آپ لوگ حضرت عیسےٰؑ کی اس دعا کے ذریعہ مسلمانوں کو تلقین تو یہ کرتے ہیں۔ کہ حضرت مسیحؑ کے مقابل حضرت احمد مجتبےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ادنےٰ سے ادنےٰ امتی کی شان بھی ارفع ہے۔ لیکن اگر کوئی مامور من اللہ یہ دعوےٰ کر دے کہ

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو
اس سے بہتر غلام احمد ہے

تو آپ کی تمام اسلام شکن توپوں کا رخ اس کی جانب پھر جاتا ہے۔

النبی الامی کا خطاب

احراری شریعت کے امیر ہر جلسہ میں اپنا یہ مایہ ناز اعتراض دوہرا رہے ہیں۔ کہ مرزا صاحب کے استاد تھے۔ اس لئے آپ نبی نہیں ہو سکتے نبی صرف وہ ہو سکتا ہے۔ جس کا کوئی استاد نہ ہو۔

گزشتہ انبیاء کے زمرہ میں صرف سیدنا محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا وجود گرامی تنہا ایک وجود نظر آتا ہے۔ جسے النبی الامی کے نام سے یاد کیا گیا ہے۔ حالانکہ اگر ہر نبی کا امی ہونا ضروری ہے تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شناخت کی خاص علامت کیا ہوئی

کیا کبھی الٰہی نوشتوں میں یہ بھی بتایا گیا ہے۔ کہ اب ایک ایسا نبی آنے والا ہے جس کی دو آنکھیں دو کان اور ایک ناک ہوگا۔ یا وہ پاؤں سے بولے گا اور زبان سے کلام کرے گا۔ ایسا کیوں نہیں؟ اس لئے کہ یہ باتیں بغیر کسی استثنا کے ہر نبی اور ہر رسول میں پائی جاتی ہیں۔

پس ثابت ہوا کہ النبی الامی ہونا نبوت کا جزو نہیں بلکہ آنحضرتؐ کا امتیازی خطاب ہے۔ اور یہ شرف حضور ہی کو بخشا گیا ہے۔ کہ باوجودیکہ آپ امی محض تھے۔ اور کسی مدرسہ یا کالج کا سایہ آپ پر نہیں پڑا تھا۔ لیکن آپ کے لبوں سے علم و حکمت کے وہ چشمے جاری ہوئے کہ دنیا بھر کے سائنسدان۔ فلاسفر اور معیشت و اقتصاد کے ماہرین بھی دنگ رہ گئے۔

باقی رہا یہ خیال کہ اگر نبی کا کوئی استاد ہو تو اس سے نبی کی توہین ہے بالکل سطحی معلومات اور تاریخ سے ناواقفیت کا نتیجہ ہے۔ کیونکہ قرآن میں حضرت موسےٰؑ اور بخاری میں حضرت اسمٰعیلؑ کی شاگردی کے واقعات موجود ہیں۔

لیکن ہم کہتے ہیں کہ یہ واقعات نہ بھی موجود ہوتے تب بھی ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ ماء مھین سے پیدا ہونے والدہ کے پیٹ سے نکلنے اور اس کی چھاتی سے دودھ چوسنے سے اگر نبی کی ہتک نہیں ہوتی۔ تو کسی سے الف بے پڑھ لینے پر کیا قیامت ٹوٹ پڑتی ہے؟

محمد مصطفےٰ کو دل میں بساؤ

آؤ ہماری گداگر نے کہا ہے۔

"خدا کی قسم میری تو تمنا ہے کہ جب اس جہان فانی سے جہان باقی میں جاؤں۔ تو میرے لبوں پر محمدؐ محمدؐ ہی ہو" (آزاد ۳۰ ستمبر ۱۹۵۲ء)

احراریوں کے لبوں پر محمد مصطفےٰؐ کا نام تو اکثر سنتے ہیں۔ لیکن ان کی باطنی کیفیت کیا ہے؟ اس کا اندازہ کرنے کے لئے صرف اتنا بتانا کافی ہے کہ یہ شقی القلب گروہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کسی ایک ارشاد پر عمل کرنے کو تیار نہیں۔

مثلاً میرے آقا نے آداب محفل کے متعلق یہ تعلیم بخشی ہے۔

(۱) کسی قوم کو ذلت آمیز طریق سے یاد نہ کرو (حجرات)

(۲) قوموں یا افراد سے دشمنی تمہیں عدل و انصاف سے برگشتہ نہ کر دے (مائدہ)

(۳) دشنام طرازی اور بدزبانی اسلام کے غدار کی علامت ہے۔ (بخاری)

(۴) جو بات اپنے لئے پسند نہیں کرتے وہ دوسروں کے لئے بھی مت پسند کرو۔ (مسند احمد)

(۵) جو شخص ہر سنی سنائی بات کو نشر کرتا پھرتا ہے وہ منافق ہے۔ (مقدمہ مسلم)

لیکن احراریوں کی سنگ دلی کی انتہا یہ ہے کہ ان کی تقریر کے ایک ایک فقرہ اور ایک ایک لفظ سے اطاعت رسولؐ کا دامن چاک چاک ہو رہا ہے۔ اور وہ اپنی لبوں سے جتنی دفعہ محمدؐ کا لفظ استعمال کرتے ہیں۔ اتنی دفعہ وہ حضور علیہ السلام کی ذات سے اور زیادہ دور ہوتے چلے جاتے ہیں۔

اے کاش محبوب کبریا حضرت سید الکونین صلے اللہ علیہ وسلم کا نام لبوں سے آگے دلوں میں بھی چلا جاتا۔ دل محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا مسکن بن جاتے۔ اور دنیا کی موجودہ ہلاکت آفرینیوں کا ہمیشہ کیلئے خاتمہ ہو جاتا۔ کیونکہ خدا کا وعدہ ہے۔

ما کان اللہ لیعذبھم وانت فیھم

یا رسول اللہ جس دل میں تو موجود ہو وہاں عذاب بھی نہیں آ سکتا۔

اسلام کی طرف سے عیسائیت کا مقابلہ کرنے کیلئے کون میدان میں نکلا؟

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السّلام کی حیات طیبہ پر ایک نظر

(از مکرم عبد الحمید صاحب آصف)

انیسویں صدی کے نصف کے قریب ہندوستان میں اسلام کی جو حالت تھی وہ اس بات سے عیاں ہے کہ:-

(۱) ایک طرف عیسائی پادری اسلام پر حملہ آور تھے اور مسلمان ان کی تبلیغ کا مقابلہ کرنے سے نہایت عاجز تھے اور عوام تو ایک طرف رہے بڑے بڑے مولوی عیسائیت قبول کرتے جا رہے تھے۔

(۲) آریہ دھرم۔ برہمو سماج۔ دیو سماج بھی اسلام کی نہتی فوجوں پر دن رات گولہ باری کر رہے تھے۔ اس وقت کوئی ایسا جری مسلمان نہیں تھا جو ایک طرف تو عیسائیت کی توپوں کا مقابلہ کرتا اور دوسری طرف دشمن کے تیروں کا جواب ترکی بہ ترکی دیتا۔

غدر کے ہنگامہ کی وجہ سے مسلمان بری طرح پس گئے تھے اور اغیار کے مقابلہ کی سکت تو ایک طرف رہی ان کا زندہ رہنا محال ہو چکا تھا۔ حکومت نے ایسی پالیسی اختیار کر رکھی تھی جس سے مسلمان بالکل بے دست و پا ہو رہے تھے۔ ڈاکٹر ہنٹر نے اپنی کتاب "ہمارے ہندوستانی مسلمان" میں تفصیل سے لکھا ہے کہ ان دنوں مسلمانوں کی کیا حالت تھی۔ یہ کتاب ۱۸۷۱ء میں لارڈ میو کے اشارہ پر لکھی گئی تھی اس کا ایک اقتباس درج ذیل ہے۔

"جب ملک ہمارے قبضہ میں آیا تو مسلمان سب قوموں سے بہتر تھے۔ نہ صرف وہ دوسروں سے زیادہ بہادر اور جسمانی حیثیت سے زیادہ توانا اور مضبوط تھے بلکہ سیاسی اور انتظامی قابلیت کا ملکہ بھی ان میں زیادہ تھا۔ لیکن یہی مسلمان آج سرکاری ملازمتوں اور غیر سرکاری اسامیوں سے یکسر محروم ہیں۔"

غرض مسلمانوں کی حالت کیا سیاسی لحاظ سے اور کیا مذہبی لحاظ سے سخت ناگفتہ بہ تھی۔ اور یہ زمانہ ہر لحاظ سے مستحق تھا کہ اللہ تعالےٰ اپنے وعدہ کے مطابق مسلمانوں کی حفاظت کے لئے کوئی "مجدد مرد" مبعوث کرتا۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ نے قادیان کی گمنام بستی سے حضرت مرزا غلام احمد صاحب علیہ الصلوٰۃ والسّلام کو اس غرض کیلئے مبعوث فرمایا۔

آپ جب ۲۹ برس کے تھے آپ نے سیالکوٹ شہر میں بطور اہلمد متفرقات ملازمت شروع کی آپ یہاں چار سال ملازم رہے۔ اس ملازمت کے عرصہ میں آپ نے کئی پادریوں سے مباحثات کئے۔ شمس العلماء سید میر حسن صاحب نے حضور کے ان دنوں کے حالات پر مشتمل ایک خط ایڈیٹر الحکم صاحب کو لکھا تھا آپ لکھتے ہیں کہ:-

"مرزا صاحب کو اس زمانہ میں بھی مذہبی مباحثہ کا بہت شوق تھا۔ چنانچہ پادری صاحبوں سے اکثر مباحثہ رہتا تھا۔ ایک دفعہ پادری الایشہ صاحب سے جو دیسی پادری تھے اور حاجی پورہ سے جانب جنوب کی کوٹھیوں میں سے ایک کوٹھی میں رہا کرتے تھے مباحثہ ہوا۔ پادری صاحب نے کہا کہ "عیسوی مذہب قبول کرنے کے بغیر نجات نہیں ہو سکتی" مرزا صاحب نے فرمایا "نجات کی تعریف کیا ہے؟ اور نجات سے آپ کیا مراد رکھتے ہیں مفصل بیان کیجئے۔" پادری صاحب نے کچھ مفصل تقریر نہ کی اور مباحثہ کو ختم کر بیٹھے اور کہا میں اس قسم کی منطق نہیں پڑھا۔

پادری بٹلر صاحب ایم۔اے سے جو بڑے فاضل اور محقق تھے مرزا صاحب کا مباحثہ بہت دفعہ ہوا..... ایک دفعہ پادری صاحب فرماتے تھے کہ مسیح کو بے باپ پیدا کرنے میں یہ سِر تھا کہ وہ کنواری مریم کے بطن سے پیدا ہوئے اور آدم کی شرکت سے جو گنہگار تھا بری رہے۔ مرزا صاحب نے فرمایا کہ مریم بھی تو آدم کی نسل سے ہے پھر آدم کی شرکت سے بریت کیسی اور علاوہ ازیں عورت ہی نے تو آدم کو ترغیب دی جس سے آدم نے درخت ممنوع کا پھل کھایا۔ اور گنہگار ہوا پس چاہیئے تھا کہ مسیح عورت کی شرکت سے بھی بری رہتے۔ اس پر پادری صاحب خاموش ہو گئے۔"

یہ اقتباس اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ حضرت مرزا صاحب کس طرح اپنی ملازمت کے دوران میں عیسائی پادریوں سے مباحثات کر کے اسلام کی شان و شوکت کو دشمنوں پر عیاں کرتے تھے۔

پادری ہیٹ میکن اور دوسرے عیسائی مشنری قادیان میں آتے رہتے تھے لیکن وہ کبھی حضرت مرزا صاحبؑ سے بات چیت نہ کرتے تھے اور بازار میں وعظ کر کے واپس چلے جاتے تھے۔ وہ صرف اپنی کارگذاری کو بڑھانے کے لئے قادیان آ جاتے تھے ورنہ وہ اس بات سے مایوس ہو چکے تھے کہ کوئی شخص قادیان سے عیسائی ہو۔ قارئین حضورؑ کے مندرجہ ذیل بیان سے اندازہ لگا سکتے ہیں کہ آپ کا عیسائیت کے متعلق کس قدر مطالعہ تھا۔ فرماتے ہیں

"میں سولہ سترہ برس کی عمر سے عیسائیوں کی کتابیں پڑھتا ہوں اور ان اعتراضات پر غور کرتا رہتا ہوں۔ میں نے اپنی جگہ ان اعتراضوں کو جمع کیا ہے جو عیسائی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر کرتے ہیں۔ ان کی تعداد تین ہزار کے قریب پہنچ گئی ہے۔ اللہ تعالےٰ گواہ ہے اور اس سے بڑھ کر ہم کس کو شہادت میں پیش کر سکتے ہیں کہ ایک طرفۃ العین کے لئے بھی ان اعتراضوں نے میرے دل کو متذبذب یا متاثر نہیں کیا اور یہ محض خدا تعالےٰ کا فضل ہے۔ میں جوں جوں ان کے اعتراضات کو پڑھتا جاتا ہوں اسی قدر ان اعتراضوں کی ذلت میرے دل میں سماتی جاتی ہے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے جس پاک فعل پر یا قرآن شریف کی جس آیت پر مخالفوں نے اعتراض کیا ہے وہاں ہی حقائق و حکمت کا ایک خزانہ نظر آیا ہے؟" (الحکم)

اسی طرح آپ نے کتاب براہین احمدیہ حصہ چہارم میں جو ۱۸۸۴ء میں شائع ہوئی قرآن کریم اور انجیل کا مقابلہ کیا ہے اور دردمند دل کے ساتھ عیسائیوں کو قرآن کریم پر ایمان لانے کی دعوت دیتے ہوئے تحریر فرمایا:-

"اے حضرات عیسائیاں آپ لوگ بندروں کی چال نہ چلیں۔ آپ لوگوں میں سے قرآن شریف ہی کے اترنے کے زمانے میں ایسے نیک سرشت پادری بہت گذرے ہیں جن کے آنسو قرآن شریف کو سن کر نہیں تھمتے تھے۔ ان بزرگ قسیسوں کو یاد کرو جن کی شہادتیں قرآن شریف میں درج ہیں اور جو فرقان مجید کو سن کر ٹھوڑیوں پر گر گر روتے تھے۔ قرآن ہی کی عظمت شان نے ان سے کلمہ پڑھوا دیا۔ تمام کتب الہامیہ پر اپنی فضیلت کا اقرار کروا دیا۔ اب آپ لوگوں کی آنکھوں میں وہی قرآن جریری اور لبیعنی کے واہیات کلام کے برابر نہیں۔ یہ بڑا کفر خدا کو نہیں بھاتا۔ اگر آپ لوگ کوئی نظیر قرآن شریف کی اس کے ظاہری و باطنی کمالات میں ثابت کر دکھاتے تو پھر جھگڑا ہی کیا تھا...... تم آنکھیں رکھتے ہوئے کیوں نہیں دیکھتے۔ کان رکھتے ہوئے کیوں نہیں سنتے۔ دل رکھتے ہوئے کیوں نہیں سمجھتے۔"

عیسائیوں کے جو اعتراضات تھے ان میں سب سے بڑا اعتراض یہ تھا کہ نعوذ باللہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کوئی پیشگوئی ظہور میں نہیں آئی۔ اس کا جواب حضور علیہ السلام نے یہ دیا ہے:-

"بذریعہ الہامات صادقہ کے جو پیشگوئیاں اس عاجز پر ظاہر ہوتی رہتی ہیں جن میں سے بعض پیشگوئیاں مخالفوں کے سامنے پوری ہو گئی ہیں اور پوری ہوتی جاتی ہیں اس قدر ہیں کہ اس عاجز کے خیال میں دو انجیلوں کی ضخامت سے کم نہیں.... خداوند کریم نے اسی رسول مقبول کی متابعت اور محبت کی برکت سے اور اپنے پاک کلام کی پیروی کی تاثیر سے اس خاکسار کو اپنی مخاطبات سے خاص کیا ہے اور علوم لدنیہ سے سرفراز فرمایا ہے......

اب وہ واعظان انجیل اور پادریان گم کردہ سبیل کہاں اور کدھر ہیں کہ جو پرلے درجے کی ہٹ دھرمی کو اختیار کر کے محض کینہ اور عناد اور شیطانی سیرت کی راہ سے عوام کالانعام کو یہ کہہ کر بہکاتے تھے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کوئی پیشگوئی ظہور میں نہیں آئی۔ سو اب منصفان حق پسند ذرا سوچ سکتے ہیں کہ جس حالت میں حضرت خاتم الانبیاء کے ادنیٰ خادموں اور کمترین چاکروں سے ہزارہا پیشگوئیاں ظہور میں آتی ہیں اور خوارق عجیبہ ظاہر ہوتے ہیں۔ تو پھر کس قدر بے حیائی اور بے شرمی ہے کہ کوئی کور باطن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں سے انکار کرے۔"

(براہین احمدیہ حصہ چہارم)

الغرض حضرت مرزا صاحب ان عیسائی افواج کے مقابلہ میں سینہ سپر تھے اور دشمن کے قلعوں پر گولہ باری کرنے میں مصروف تھے۔ حتی کہ وہ وقت آ گیا جبکہ خدا تعالےٰ نے آپ کو ہتھیار عطا فرمایا جس سے عیسائیت کا قصر دھڑام سے اپنی بنیادوں کے ساتھ ہل گیا۔ تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ:-

عیسائیت کے قصر کی بنیاد صرف اس امر پر تھی کہ حضرت عیسٰے علیہ السلام صلیب پر لعنتی موت مرے اور وہ ہمارے گناہوں کا کفارہ ہو گئے اور اب وہ زندہ ہو کر خدا تعالےٰ کے پاس آسمان پر تشریف فرما ہیں۔ اور آخری زمانہ میں تشریف لائیں گے۔ ۱۸۹۰ء میں آپ کو اللہ تعالےٰ کی طرف سے علم دیا گیا کہ:-

"مسیح ابن مریم فوت ہو گیا ہے وجعلناک المسیح ابن مریم"

یعنی حضرت عیسٰے علیہ السلام اپنی طبعی موت مر چکے ہیں۔ آسمان پر زندہ نہیں ہیں اور جس ابن مریم کے آنے کا وعدہ تھا وہ تو ہے۔ یہ تھا وہ زبردست ہتھیار جو عیسائیت کے شجر کی جڑوں کے لئے ایک تبر تھا۔ چنانچہ آپ نے از روئے قرآن کریم اور اناجیل حضرت عیسٰے علیہ السلام کی وفات کو ثابت کیا اور دنیا کو چیلنج دیا کہ کوئی ہے جو حضرت عیسٰے علیہ السلام کی حیات ثابت کرے۔ وہ اپنی طبعی موت مر چکے ہیں اور جس مسیح ابن مریم نے آنا تھا وہ میں ہوں۔

اس خبر کا عیسائی دنیا میں پھیلنا تھا کہ پادریوں کے کلیجے دھک دھک کرنے لگے اور انہوں نے ایڑی چوٹی کا زور لگایا کہ حضرت مسیح محمدی کے اس چیلنج کا جواب دیا جائے اور آپ کی پھیلائی ہوئی تحریک کو بند کیا جائے۔ مگر یہ ہتھیار ایسا نہیں تھا جس کا مقابلہ وہ کر سکتے حتی کہ عیسائی دنیا میں مایوسی طاری ہو گئی اور عیسائی مذہب کے شیدائی اسلام میں داخل ہونے شروع ہو گئے۔ یہ تھی وہ شاندار فتح جو آپ کو حاصل ہوئی۔

آپ فرماتے ہیں کہ "اس زمانے کے مجدد کا نام مسیح موعود رکھنا اس مصلحت پر مبنی معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس مجدد کا عظیم الشان کام عیسائیت کا غلبہ توڑنا اور ان کے حملوں کا دفع کرنا اور ان کے فلسفہ کو جو مخالف قرآن ہے۔ دلائل قویہ کے ساتھ توڑنا اور ان پر اسلام کی حجت پوری کرنا ہے۔ کیونکہ سب سے بڑی آفت اس زمانہ میں اسلام کے لئے جو بغیر تائید الٰہی دور نہیں ہو سکتی۔ عیسائیوں کے فلسفیانہ حملے اور مذہبی نکتہ چینیاں ہیں۔ جن کے دور کرنے کے لئے ضرور تھا۔ کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے کوئی آوے۔" (آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۳۴۱)

۸ رمئی ۱۸۹۳ء کو حضور نے ایک رسالہ حجۃ الاسلام شائع فرمایا۔ اس میں ڈاکٹر ایچ۔ ایم مارٹن کلارک صاحب اور دوسرے عیسائیوں کو اسی بات کی طرف دعوت دی گئی تھی۔ کہ اس زمانہ میں صرف مذہب اسلام ہی زندہ مذہب ہے۔ اور عیسائی مذہب ایک مردہ مذہب ہے۔

۲۲ رمئی ۱۸۹۳ء۔ کو امرتسر میں حضورؑ کا ایک مباحثہ بمقام امرتسر عیسائیوں سے ہوا۔ یہ مباحثہ ۵ رجون ۱۸۹۳ء کو ختم ہوا۔ اس مباحثہ کا نام جنگ مقدس ہے۔ اس مباحثہ سے عیسائی پادری اس حقیقت کو پا گئے۔ کہ حضرت میرزا صاحب کے قلم میں کس قدر طاقت ہے۔ اور جس علم کلام کی بنیاد اس شخص نے ڈالی ہے۔ وہ عیسائیت کے لئے ایک پیغام موت ہے۔ اس مباحثہ کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ پھر حضور سے کسی عیسائی نے مباحثہ کرنے کا نام نہیں لیا۔ بلکہ ایک خفیہ سرکلر عیسائیوں میں گھوم گیا۔ کہ مرزا صاحب اور ان کی جماعت کے کسی فرد کے ساتھ کوئی عیسائی مباحثہ نہ کرے۔ اور اگر مباحثہ کے دوران میں کسی عیسائی مناظر کو یہ پتہ لگ جاتا۔ کہ اس کا حریف مرزا صاحب کا مرید ہے۔ تو وہیں مباحثہ بند کر دیتا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مباحثہ کے آخری دن اپنے آخری پرچہ کے آخر میں ڈپٹی عبداللہ آتھم کے متعلق یہ پیشگوئی فرمائی۔ کہ

" آج رات جو مجھ پر کھلا وہ یہ ہے۔ کہ جب میں نے بہت تضرع اور ابتہال سے جناب الٰہی میں دعا کی کہ تو اس امر میں فیصلہ کر اور ہم عاجز بندے ہیں۔ تیرے فیصلہ کے سوا کچھ نہیں کر سکتے: تو اس نے مجھے یہ نشان بشارت کے طور پر دیا ہے۔ کہ اس بحث میں دونوں فریقوں میں سے جو فریق عمداً جھوٹ کو اختیار کر رہا ہے۔ اور سچے خدا کو چھوڑ رہا ہے۔ اور عاجز انسان کو خدا بنا رہا ہے۔ وہ انہی دنوں مباحثہ کے لحاظ سے یعنی فی دن ایک مہینہ لے کر ۱۵ ماہ تک ہاویہ میں گرایا جاوے گا۔ اور اس کو سخت ذلت پہنچے گی۔ بشرطیکہ حق کی طرف رجوع نہ کرے اور جو شخص سچ پر ہے۔ اور سچے خدا کو مانتا ہے۔ اس کی اس سے عزت ظاہر ہوگی۔

پھر آگے چل کر آپ تحریر فرماتے ہیں۔

" اب ڈپٹی عبداللہ آتھم سے پوچھتا ہوں۔ کہ اگر یہ نشان پورا ہو گیا۔ تو کیا یہ ... آپ کے منشاء کے موافق کامل پیشگوئی اور خدا کی پیشگوئی ٹھیرے گی۔ یا نہیں ٹھیرے گی۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے نبی ہونے کے بارے میں جن کو "اندرونہ بائیبل" میں دجال کے لفظ سے آپ نامزد کرتے ہیں۔ محکم دلیل ہو جائیگی یا نہیں۔"

یہ پیشگوئی جب حضرت اقدس نے پڑھ کر سنائی۔ تو سنتے ہی ڈپٹی عبداللہ آتھم کا خوف سے چہرہ زرد ہو گیا: اور اس نے زبان نکال کر اور کانوں کو ہاتھ لگا کر کہا۔ کہ میں نے کب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو دجال کہا ہے۔ گویا وہ اپنی گستاخی سے وہیں اور اسی وقت رجوع کر گیا۔ اس کے بعد اس نے پندرہ ماہ تک ایک حرف بھی اسلام یا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے خلاف نہ زبان سے نکالا نہ قلم سے لکھا۔ آتھم کے رشتہ داروں نے عیسائیوں کے پرچہ نور افشاں میں یہ باتیں شائع کیں کہ

رات کو سوتے سوتے چیخیں مار کر سارے گھر کو جگا دیتا تھا۔ اور کہتا تھا۔ کہ مجھے گھوڑے پر سوار لوگ قتل کرنے آئے ہیں۔ اس کے داماد بیٹیاں سب کہتے تھے کہ کہاں آئے ہیں۔ ہمیں تو کوئی بھی نظر نہیں آتا۔ تو وہ کہتا تھا۔ کہ میں دیکھ رہا ہوں۔ تمہیں نظر نہیں آتے۔ وہ ہر وقت کہتا رہتا تھا۔ کہ مرزا صاحب نے میرے پیچھے ایک سانپ مسمرائز کر کے لگا دیا ہے۔ جو کسی وقت میرا پیچھا نہیں چھوڑتا۔ ایک دفعہ بخار چڑھا۔ تو روتا روتا بولا۔ ہائے میں پکڑا گیا۔

مکرمی عنایت احمدؐ صاحب جو ڈاکٹر بشارت احمدؐ صاحب احمدی کے چچا تھے۔ اور احمدی نہیں تھے۔ ان کا بیان ہے کہ " ان دنوں عبداللہ آتھم فیروز پور میں اپنے داماد کی کوٹھی میں مقیم تھا۔ اور جو گارد پولیس کی اس کی حفاظت کے لئے رات کے وقت متعین تھی۔ اس کا انچارج میں تھا۔ یہ بالکل سچ ہے کہ وہ ہر شب کو شور مچایا کرتا۔ اور غل مچا مچا کر ہمیں کہتا۔ کہ وہ دیکھو لوگ گھوڑے پر سوار تلواریں لے کر مجھے قتل کرنے آئے ہیں کبھی کہتا کہ پیدل لوگ تلواریں سونتے ہوئے مجھے قتل کرنے کے واسطے آئے ہیں۔ تم انہیں کیوں نہیں ہٹاتے۔ ہم حیران ہو کر کہتے۔ کہ کوئی ہو تو اسے ہٹائیں۔ جب کوئی نہیں تو کسے ہٹائیں۔"

غرض پندرہ ماہ تک عبداللہ آتھم روتا رہا۔ اور اس قدر ڈرتا رہا۔ تو اس کی حالت دیکھ کر رحم آتا تھا۔ اس کے رجوع کو اللہ تعالیٰ نے قبول کیا۔ اور وہ عذاب سے بچ گیا۔ بعد میں آتھم کا کیا انجام ہوا۔ اور کس طرح اس کی وفات اسلام کی صداقت کا ایک نشان ہوئی۔ اس کی تفصیل آئندہ شمارہ میں آئے گی۔

تقریب نکاح:۔ مورخہ ۹/۹/۵۲ کو ملک بشیر احمدؐ صاحب ناصر درویش قادیان ولد محترم ملک عبدالکریم صاحب آف ترگڑی ضلع گوجرانوالہ کا نکاح بعوض مبلغ ایک ہزار روپیہ عزیزہ امۃ الحفیظ صاحبہ بنت ...

مکرم خواجہ عبدالواحد صاحب آف گوجرہ ضلع لائل پور مکرم قاضی محمدؐ نذیر صاحب لائلپوری نے ربوہ میں پڑھا۔ احباب سے درخواست ہے۔ کہ اس تعلق کو جانبین کے لئے بابرکت ہونے کیلئے دعا فرمائیں (عبدالکریم خالد)

ایک شیعہ دوست کا خط

فحش کلامی اور تشدد کے ذریعہ جماعت احمدیہ کا مقابلہ کرنیوالے یقیناً اسلام کی توہین کر رہے ہیں

جناب ایڈیٹر صاحب الفضل اخبار لاہور

سب سے پہلے میں یہ بتا دینا ضروری خیال کرتا ہوں کہ نہ تو میں فی الحال احمدی ہوں۔ اور نہ ہی سنی۔ بلکہ ایک کٹر راسخ العقیدہ شیعہ ہوں، لیکن موجودہ فضا کو دیکھتے ہوئے مجبور ہو کر چند سطور تحریر کر رہا ہوں۔ امید ہے۔ کہ دوسرے عقائد سے تعلق رکھنے والے ان سطور کو کسوٹی کی نگاہ سے پرکھیں گے۔ اور انہیں ناگوار خاطر نہیں گزریں گی۔

میری عمر اس وقت قریباً ۳۶ سال ہے۔ عرصہ بیس سال سے میں تمام اخباروں کا اور خاص کر زمیندار کا مطالعہ کرتا ہوں۔ لیکن ایک بات آج تک سمجھنے سے قاصر ہوں۔ کہ کیا ان اخباروں کے پاس صرف ہرزہ سرائی اور گالی گلوچ اور فحش کلامی کا صرف یہی ایک حربہ ہے۔ کہ وہ دوسروں کو مرغوب کریں۔ جو لوگ آج بڑی بڑی ڈینگیں ہانکتے ہیں۔ ذرا اپنے گریبان میں منہ ڈالیں۔ اور حضرت محمدؐ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خاتم المرسلین کی زندگی کا مطالعہ کریں۔ کہ کیا انہوں نے لوگوں کو اسی طریقہ پر اسلام کی طرف راغب کیا تھا۔ جس طرح کہ آج ہم لوگوں کا طور طریقہ ہے۔؟

کیا صحابہ کرام اور دیگر اولیائے کرام نے اس طرح اسلام کی تعلیم کو لوگوں کے گوش گذار کیا تھا۔ خدارا ذرا ٹھنڈے دل سے تو سوچو! اسلام نے ہمیں مساوات کا سبق دیا۔ لیکن ہم مساوات کو بھول بیٹھے۔ بلکہ دوسرے مذاہب والے اب اس کی طرف راغب ہیں۔

کیوں ہم اپنے اسلاف کے نام کو مٹا رہے ہیں۔ اور ان کی روحوں کو اذیت پہنچا رہے ہیں۔ آج ہم دنیا کے سامنے اپنی معصومیت اور مساوات کا ڈھنڈورا پیٹ رہے ہیں۔ لیکن ہماری اندرونی حالت یہ ہے۔ بقول "ہاتھی کے دانت کھانے کے اور دکھانے کے اور" کہ ہم اپنے کلمہ گو بھائیوں کو بھی ایک آنکھ سے نہیں دیکھ سکتے۔ ایک لمحہ کے لئے مان لو۔ کہ احمدی جھوٹے ہیں۔ اور آپ سچائی پر ہیں۔ تو آپ پُرامن ذرائع اور ٹھوس دلائل سے کیوں انہیں اپنا گرویدہ نہیں بنا لیتے۔ جو کام محبت اور آشتی سے ہو سکتا ہے۔ وہ تشدد سے ہرگز نہیں۔ اپنے معقول دلائل احمدیوں کے سامنے رکھیں۔ اور وہ اپنے دلائل آپ کے سامنے رکھیں معقولاً طور پر بحث و مباحثہ کریں۔ فحش کلامی سے احتراز کریں۔ تو کوئی وجہ نہیں۔ کہ دونوں میں سے کوئی سر تسلیم خم نہ کرے۔ اور جو سچا ثابت ہو۔ اس کے الفاظ پر لبیک کہیں۔ لیکن ہرزہ سرائی فحش کلامی۔ اور نازیبا الفاظ کے استعمال سے تو کچھ حاصل نہیں ہو سکتا۔ بلکہ ذلت و رسوائی ہے۔ کیا میں ان حضرات سے پوچھ سکتا ہوں۔ جو کہ دوسروں کو تو کافر و مرتد قرار دیتے ہیں۔ لیکن اپنا ان کا یہ حال ہے۔ کہ مذہب کی پیروی تو درکنار انسانیت سے بھی کوسوں دور ہیں۔ اخلاق نام کو نہیں۔ انسانی ہمدردی تو درکنار بلکہ ان پر مظالم کے دلدادہ اور حامی۔ کیا انہوں نے کبھی بیوگان کی دلجوئی کرنے کی زحمت گوارا کی۔ کیا کبھی بھول کر بھی یتیموں کے سر پر دستِ شفقت پھیرا۔ تو جواب نفی میں ملے گا۔ اور اس کے باوجود کہتے ہیں۔ کہ ہم مسلمان ہیں۔ مسلمان کی یہ شان تو نہیں ہوتی۔ کہ وہ بزدلانہ طور پر اوچھے وار کرے۔ اور اس میں انسانیت کا نام تک نہ ہو۔ میں بطور شیعہ دوسرے مذاہب کے حضرات سے دریافت کرتا ہوں۔ کہ ان کا شیعہ فرقہ کے بارے میں کیا حکم صادر ہے۔ جبکہ انہیں اچھی طرح معلوم ہے۔ کہ شیعہ تبرا بولتے ہیں۔ صحابہ ثلاثہ کی زندگی پر نکتہ چینی کرتے ہیں۔ کیا وہ مرتد قرار نہیں دیئے جا سکتے۔ لیکن کیا کبھی آپ نے ٹھنڈے دل سے یہ سوچنے کی زحمت گوارا کی۔ کہ آج تیرہ سو برس گذر چکے۔ لیکن مسئلہ خلافت حل نہ ہو سکا۔ اور نہ ہی انشاء اللہ تعالیٰ تا قیامت حل ہوگا۔ خدا کے لئے ان سب جھگڑوں سے کنارہ کشی کرو۔ اور جہاں کوئی مگن ہے۔ اسے وہیں مگن رہنے دو۔ اگر یہ ممکن نہیں۔ تو پُرامن ذرائع سے آپ سب اپنا اپنا پرچار کرو۔ تاکہ کسی کی دل آزاری بھی نہ ہو۔ اور مذہب کا پرچار بھی ہوتا رہے۔ آج ہماری قوم کو ان اختلافات کی وجہ سے کوئی فائدہ حاصل نہیں ہو سکتا۔ سوائے اس کے کہ پاکستان کی سالمیت کو خطرہ میں ڈالا جائے۔ اور آپس میں اختلافات کی خلیج اور وسیع تر ہوتی جائے۔ خدا کے لئے آپس کے اختلافات ختم کرو۔ اور پاکستان کی ترقی کے لئے سب مل کر کوشش کرو۔ اور دنیا کو ڈنکے کی چوٹ سے بتا دو۔ کہ بے شک ہمارے اندرونی اختلافات خواہ کتنے بھی ہیں۔ لیکن ہم سب ایک ہیں۔ تاکہ دشمن کو یہ کہنے کی جرأت نہ ہو کہ "پہلے اپنے گھر کی خبر لو۔" اور ہمسایہ ممالک کو یہ بھی کہنے کی جرأت نہ ہو۔ کہ وہاں اقلیتوں کا تو خدا حافظ۔ وہاں مسلمانوں کو بھی چین نہیں۔ لہٰذا اب میں مضمون کو ختم کرتا ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں۔ کہ باری تعالیٰ مسلمانوں کو نیک ہدایت دے۔ اور ان کو یکجہتی عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

از جانب سید محمدؐ فصیح ہوشیارپوری حال گلی بزازاں صدر بازار راولپنڈی۔

نومبر 1952ء میں

آپ کی قیمت اخبار ختم ہے

براہ کرم قیمت بذریعہ منی آرڈر ارسال فرماویں۔ کوپن پر نمبر خریداری بھی دے دیں۔ تاکہ قیمت آپ کے حساب میں درج ہو۔ وی۔ پی کا انتظار نہ کریں۔ اس پر خرچ مزید ہوتا ہے۔ وی۔ پی گم ہوجاتا ہے۔ پرچہ رک جاتا ہے۔ قیمت منی آرڈر کے ذریعہ بھجوانے میں آپ کو فائدہ ہے۔

12075 خانزادہ امیر اللہ صاحب 10 نومبر 52ء
19082 راجہ عبد القدیر صاحب 12 نومبر 52ء
20447 ڈاکٹر عبد الغنی صاحب 9 نومبر 52ء
23442 ڈاکٹر محمد لطیف صاحب 12 نومبر 1952ء
24017 سید عبد المجید صاحب 6 نومبر 52ء
23030 چودھری حیات محمد صاحب 11 نومبر 52ء
24398 قاضی اکبر محمود صاحب 12 نومبر 52ء
24324 مستری فیض بخش صاحب 10 دسمبر 52ء
24631 غلام احمد صاحب 11 نومبر "
24636 چودھری محمود صاحب 11 نومبر "
24640 عبد المجید صاحب 11 نومبر "
24708 غلام فرید صاحب 9 نومبر "
24226 محمد اکبر صاحب 11 نومبر "
22062 ایم۔ اے سبحان صاحب 13 نومبر "
10097 پیر محمد زمان شاہ صاحب 12 نومبر "
24232 شیخ بشارت احمد صاحب 12 نومبر "
24027 ملک عبد المجید صاحب 12 نومبر "
23618 الف۔ ایچ شاہ اینڈ سنز 10 نومبر "
24231 محمد عباس صاحب 12 نومبر "
23649 سید محمد مسعود صاحب 12 نومبر "
23884 محمد ابراہیم صاحب 10 نومبر "
24233 محمد اعظم صاحب 12 نومبر "
24733 چودھری محمد لطیف صاحب 11 نومبر "
24735 میاں ابراہیم صاحب 12 نومبر "
19968 محترمہ بیگم صاحبہ چودھری ناصر احمد صاحب 10 نومبر 52ء

24736 فضل الٰہی صاحب 12 نومبر 1952ء
24776 ماسٹر عنایت اللہ صاحب 3 نومبر "
23455 مولوی کرم الٰہی صاحب 13 نومبر "
24181 چودھری ظفر اللہ صاحب 12 نومبر "
24782 مستری بہادر علی صاحب 12 نومبر "
16022 غلام رسول صاحب 14 نومبر "
17698 محمد حسین چودھری صاحب 14 نومبر "
24028 مولوی عبد اللہ صاحب 14 نومبر "
14865 چودھری محمد منصف خاں صاحب 14 نومبر "
21364 چودھری شریف احمد صاحب 14 نومبر "
16542 " محمد عبد اللہ صاحب 14 نومبر "
24503 مستری محمد یوسف صاحب 14 نومبر "
21764 اے۔ ایم۔ اے خاں صاحب 14 نومبر "
24738 عبد المومن صاحب 14 نومبر "
24229 محمد عبد اللہ صاحب 14 نومبر "
24755 ڈاکٹر برکت اللہ صاحب 15 نومبر "
20679 چودھری غلام احمد صاحب 18 نومبر "
22089 عبد الرحمٰن صاحب 15 نومبر "
19857 چودھری غلام احمد صاحب 15 نومبر "
11806 چودھری نظام الدین صاحب 15 نومبر "
24401 چودھری عنایت اللہ صاحب 15 نومبر "
24044 چودھری محمد عمر صاحب 15 نومبر "
8870 چودھری محمد عبد اللہ صاحب 15 نومبر "
20521 چودھری یوسف خاں صاحب 15 نومبر "
21477 یوسف صاحب 30 نومبر 52ء

19010 ڈاکٹر عبد الحی صاحب 15 نومبر 1952ء
24578 کے۔ اے کریم صاحب 25 " "
24714 مبارک احمد خان صاحب 15 " "
21962 ایم۔ ڈی سعدی صاحب 15 " "
24191 چودھری محمد اسلم صاحب 15 " "
21898 محمد فضل معرفت محمد الحسن صاحب 15 " "
24247 چودھری حفیظ احمد صاحب 14 " "
23020 خواجہ محمد یوسف صاحب 17 " "
24339 سید عبد الکریم صاحب 17 " "
23021 محمد عبد اللہ صاحب 17 " "
24751 اقبال احمد صاحب 18 " "
21814 احمد الدین صاحب 19 نومبر 52ء
23913 مرزا سراج الدین صاحب 19 " "
24038 میاں مختار احمد صاحب 19 " "
24688 ایم نواز صاحب 21 " "
24692 فضل حق صاحب 21 نومبر
22335 حافظ مبین الحق صاحب 20 نومبر 1952ء
19082 راجہ عبد القدیر صاحب 12 " "
24041 چودھری نصر اللہ صاحب 22 " "
24408 فخر الدین صاحب 22 " "
20902 ماسٹر محمد الدین صاحب 22 " "
23407 قریشی نذیر احمد صاحب 22 " "
23798 مولوی امام الدین صاحب 22 " "
24560 حمیدہ بیگم صاحبہ 22 نومبر 52ء
12848 شیخ ظہور الدین صاحب 23 نومبر 52ء
24579 مرزا غلام حسین صاحب 23 نومبر 52ء
8319 خواجہ محمد شفیع صاحب 24 " "
24258 چودھری خورشید عالم صاحب 23 " "
21100 صوبیدار حبیب الرحمٰن صاحب 23 " "
24758 چودھری عزیز احمد صاحب 23 " "
21993 چودھری محمد ابراہیم صاحب 24 " "
24566 سید عبد الغنی صاحب 24 نومبر 1952ء
23800 چودھری محمد عبد اللہ صاحب 24 " "

24262 نذیر احمد صاحب 25 نومبر 1952ء
23967 جناب مولا بخش صاحب 26 " "
24588 چودھری لہنا دین صاحب 24 نومبر 1952ء
24112 چودھری عبد الغنی صاحب 24 " "
24697 چودھری محمد اسلم صاحب 26 " "
24700 استانی کرم بی بی صاحبہ 26 " "
24044 کرامت اللہ صاحب 26 " "
23931 منشی عبد الرشید صاحب 27 " "
23882 میاں اللہ بخش صاحب 18 " "
24657 ظفر حسین صاحب 19 " "
24659 ڈاکٹر محمد الدین صاحب 19 " "
24660 غلام محمد صاحب 19 نومبر 1952ء
24662 سید میاں محمد سلیم صاحب 19 " "
24663 مستری کرم الدین صاحب 19 " "
24666 ماسٹر احمد دین صاحب 19 " "
24674 عبد المجید صاحب 19 " "
24675 ملک عبد الرحمٰن صاحب 19 نومبر 1952ء
24701 ایم۔ اے ہاشمی صاحب 28 " "
24703 محمد صادق صاحب 28 " "
24707 چودھری امام الدین صاحب 28 " "
24412 شیخ عبد الرشید صاحب 28 " "
23545 محمد عبد اللہ صاحب 30 " "
23941 عبد الحفیظ صاحب 30 " "
24055 ظفر الحسن صاحب 30 " "
24061 میاں محمد اقبال صاحب 30 نومبر 1952ء
20642 میاں خان صاحب 30 1952ء
20682 کیپٹن غلام محمد صاحب 30 نومبر 1952ء
22083 سید حبیب الرحمٰن صاحب 30 " "
24084 چودھری کرامت اللہ صاحب 30 " "
24049 سیٹھ غلام محمد صاحب 30 " "
24050 مسٹر عبد الحی صاحب 30 " "
24051 ڈاکٹر حکیم حبیب الرحمٰن صاحب 30 " "
18026 محمد ابراہیم صاحب 30 " "

جماعت ہائے احمدیہ توجہ فرمائیں

دفتر ہذا کے متعلق جو فیصلہ مجلس مشاورت 1934ء میں ہوا تھا۔ وہ ایک کارڈ پر چھپوا کر سکرٹریان مال و پریذیڈنٹ صاحبان کی خدمت میں بھیجا گیا ہے۔ جس جماعت کو یہ کارڈ نہ ملا ہو۔ تحریر کرکے منگوا لے۔ نیز بعض جماعتوں کی طرف سے اطلاعیں آرہی ہیں۔ "کہ محاسب صاحب کو ہر ماہ وصول شدہ حصہ آمد کی تفصیل معہ نام ہر موصی و نمبر وصیت مرتب کرکے بذریعہ محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ آپ کے دفتر کے واسطے باقاعدہ ارسال کی جاتی ہے۔" مگر وہ تفصیل محاسب صاحب اپنے ریکارڈ میں رکھ کر اسکی نقل دستفورتی دے دیتے ہیں۔ ہمارا تو مقصد یہ ہے۔ کہ وصول شدہ حصہ آمد کی ایک تفصیل معہ نام ہر موصی و نمبر وصیت محاسب صاحب اور ایک نقل براہِ راست دفتر ہذا میں آنی چاہیئے۔ تاکہ محاسب صاحب کی غلط اطلاع کی درستی کی جاسکے۔ اس لئے آپ براہِ کرم اس کارڈ کے مضمون کو غور سے پڑھ کر عمل فرماویں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز مصالح قبرستان ربوہ)

یہ مصلح موعود کا مبارک زمانہ ہے

ہر احمدی کو چست ہونا چاہیئے وہ جہاں کہیں ہو وہاں کے تعلیم یافتہ لوگوں کے اور لائبریریوں کے پتے روانہ کرے ہم ان کو مناسب لٹریچر روانہ کریں گے

عبد اللہ الہ دین سکندرآباد دکن

دفتر کی مطبوعہ رسید یا منی آرڈر پر دستخط و مہر مینجر کے بغیر کوئی ادائیگی دفتر ہذا کے نزدیک مستند نہ ہوگی اور نہ اس کی ذمہ داری دفتر ہذا پر ہوگی۔ احباب نوٹ فرمالیں (مینجر الفضل)

ایران اور برطانیہ کے تعلقات کا انقطاع مشرق وسطیٰ میں اہم تغیرات کا آئینہ دار ہے

لندن ۱۸ اکتوبر۔ ڈاکٹر مصدق کی طرف سے برطانیہ کے ساتھ سفارتی تعلقات منقطع کرنے پر یہاں کوئی ہیجان پیدا نہیں ہوا۔ برطانیہ کے کونسل خانوں کو زبردستی بند کر کے سفارتی تعلقات پہلے ہی محدود کر دیئے گئے تھے۔ تہران اور برطانیہ میں ایک دوسرے کے سفیر موجود نہیں تھے اسلئے اب ایران میں برطانوی مفاد پر کوئی نمایاں اثر پڑنے کی توقع نہیں۔

تہران کی اطلاع مظہر ہے کہ برطانوی سفارتخانے کو اپنا بوریا بستر لپیٹنے کے لئے صرف دس کی مہلت دی جائے گی۔ اس وقت ایران میں صرف ۲۵۰ برطانوی باشندے ہیں۔

یقین کیا جاتا ہے کہ ایران کے آئندہ حالات کی کلید علامہ آیت اللہ کاشانی کے ہاتھ میں ہے اگر آپ مصدق کی حمایت نہ کرنے کا فیصلہ کر لیں۔ تو انہیں مستعفی ہونا پڑے گا۔ مگر فی الحال اس کا فوری امکان نہیں ہے۔

مانچسٹر گارڈین کا سفارتی نامہ نگار لکھتا ہے کہ برطانیہ کے خلاف ڈاکٹر مصدق کی معاندانہ کاروائی کا اثر بہت زیادہ نہیں ہوگا۔ مگر ایک دفعہ تعلقات منقطع کر کے انہیں دوبارہ استوار کرنا ذرا تکلیف دہ ہوتا جاتا ہے۔

"نیوز کرانیکل" رقمطراز ہے کہ موجودہ صورت حال مشرق وسطیٰ میں عظیم سیاسی گڑبڑ کی آئینہ دار ہے اگر عنان حکومت پر مصدق کی گرفت کمزور ہو گئی۔ تو پھر یہ دیکھنا باقی رہ جائے گا۔ کہ کون پہلے اس پر قبضہ کرتا ہے۔ (استار)

برطانیہ میں ایرانی طلباء کا مستقبل

لندن ۱۸ اکتوبر۔ برطانیہ کے ساتھ تعلقات منقطع کرنے کے متعلق ڈاکٹر مصدق کے فیصلے کے نتیجہ کے طور پر ان چھ سات سو ایرانی طلباء کو اپنی تعلیم بھی منقطع کرنی پڑے گی۔ جو برطانیہ میں زیر تعلیم ہیں ایران کی مالی مشکلات کے باعث عرصہ سے ان کے مستقبل پر غور کیا جا رہا تھا۔ ان میں سے بعض طالب علم ایسے ہیں۔ جنہیں اینگلو ایرانی کمپنی نے اپنے خرچ پر اعلیٰ تعلیم کے لئے بھیجا تھا۔ اور جھگڑے کے باوجود ابھی تک کمپنی ان کے اخراجات ادا کر رہی ہے۔ (استار)

عمان ۱۸ اکتوبر۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ اردن اور دیگر عرب ممالک کو یہ پتہ چلا ہے کہ ترکی کی چند کمپنیاں اسرائیل کے ساتھ درآمد اور برآمد کی تجارت کر رہی ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ جن ترکی کمپنیوں کے نام بتائے گئے ہیں۔ ان میں یہودی سرمایہ داروں کے حصص بھی ہیں (استار)

برطانیہ میں ایرانی مفاد کی نمائندگی مصر یا بھارت کے سپرد ہوگی؟

لندن ۱۸ اکتوبر:۔ یقین کیا جاتا ہے۔ کہ ایران اور برطانیہ کے سفارتی تعلقات کے خاتمے کے بعد برطانیہ میں ایرانی مفاد کی نمائندگی مصر یا بھارت کرے گا۔ اور سوئٹزرلینڈ ایران میں برطانیہ کی نمائندگی کا فرض سرانجام دیگا۔ اگرچہ دفتر خارجہ کو کل ایران کے رسمی مراسلے کا انتظار تھا۔ تاہم سرکاری حلقوں نے مصدق کے فیصلے پر کسی حیرت کا اظہار نہیں کیا۔ مگر اعلان کے طریقے پر کسی قدر حیرت کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ ذمہ دار حکومتیں ایسا نہیں کرتیں۔ کہ ایرانی سفیر کو اطلاع کئے بغیر ریڈیو پر تقریر کر دی جائے۔

مقامی مبصرین کو اس میں کوئی شبہ نہیں ہے۔ کہ ڈاکٹر مصدق یہ فیصلہ بہت پہلے کر چکے تھے۔ مگر اسے عین اس وقت بروئے کار لانا چاہتے تھے۔ جب کہ اس سے پروپیگنڈے کی زیادہ سے زیادہ قیمت وصول ہونے کا امکان ہو۔

عام طور پر باور کیا جاتا ہے۔ کہ اس فیصلہ کا فوری اثر صرف اس حقیقت کو اور زیادہ اجاگر کرے گا۔ کہ ایران اقتصادی اور سیاسی طور پر کس حد تک دیوالیہ ہو چکا ہے۔ (اشار)

فرینکو فوجی بات چیت کیلئے مشرق وسطیٰ جائینگے

بیروت ۱۸ اکتوبر: یقین کیا جاتا ہے۔ کہ سپین کے جنرل فرانسسکو فرینکو اپنے وزیر خارجہ کے ہمراہ آئندہ سال کے شروع میں مشرق وسطیٰ کا دورہ کرنے والے ہیں۔ توقع ہے کہ وہ فوجی معاہدوں کے سلسلے میں مذاکرات شروع کریں گے۔ خاص طور پر یہاں یہ اطلاعات موصول ہوئی ہیں کہ ہسپانوی لیڈر لبنان کا سرکاری طور پر دورہ کریں گے سرکاری طور پر اس خبر کی نہ تصدیق کی گئی ہے۔ اور نہ تردید۔ (اشار)

بی سی جی کے ٹیکے

نئی دہلی ۱۸ اکتوبر۔ عالمی ادارۂ صحت کے زیر اہتمام بھارت میں تپ دق سے بچنے کے لئے اب تک ۲۵۰۰۰۰ افراد کو بی سی جی کے ٹیکے لگائے جا چکے ہیں۔ برما میں ۴۲۰۰۰ افراد کو اور سیام میں ۱۱۰۰۰ سے زیادہ اشخاص کو یہی ٹیکے لگائے جا چکے ہیں (اشار)

اینگلو ایرانی کمپنی جزیرہ وائٹ میں تیل نکال رہی ہے

لندن ۱۸ اکتوبر:۔ جزیرہ وائٹ میں تیل کے کنوئیں کی کھدائی سے برطانیہ کے اندر تیل کی ترقی کا ایک نیا دور شروع ہو گیا ہے۔ اور کھدائی دو سال کے متواتر تجربات کے بعد شروع کی گئی ہے۔ یہ کام اینگلو ایرانی کمپنی کے ماتحت کمپنی کی طرف سے کیا جا رہا ہے۔ یہ کمپنی کینٹ میں بھی نئی ریفائنری قائم کر چکی ہے۔ (اشار)

بین الاقوامی چائے بورڈ قائم رہیگا!

لندن ۱۸ اکتوبر:۔ بین الاقوامی چائے بورڈ نے پاکستان اور بھارت کی علیحدگی کے باوجود اپنا کام جاری رکھنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اگرچہ بھارت اس کی نصف آمدنی کا کفیل تھا۔ تاہم ایک خاص اجلاس میں تھوڑے پیمانے پر کام جاری رکھنے کا فیصلہ کیا گیا۔ اور اس کے مطابق پروگرام مرتب کیا جا رہا ہے۔

برطانیہ اور دیگر چائے پیدا کرنے والے ممالک کی طرف سے بھارت پر دباؤ ڈالا جا رہا تھا۔ کہ وہ دوبارہ بورڈ کی رکنیت اختیار کر لے۔ مگر اس کی امید نہیں ہے۔ کہ بھارت اپنا فیصلہ تبدیل کرے گا۔ (اشار)

شیخ صادق حسن کی طرف سے قرارداد

شیخ صادق صاحب ایم سی اے نے دستور ساز اسمبلی میں ایک قرارداد پیش کرنے کا نوٹس دیا ہے جس میں حکومت سے کہا گیا ہے کہ وہ بیروزگاری کو کم کرنے کی تدابیر اختیار کرے اور قلیل المیعاد منصوبوں پر عمل پیرا ہو۔

المہدی جنرل نجیب سے ملنے قاہرہ جا رہے ہیں

لندن ۱۸ اکتوبر۔ امّہ پارٹی کا جو وفد یہاں حکومت برطانیہ کو اپنے نظریہ سے آگاہ کرنے کے لئے آیا ہوا ہے اس نے سوڈان کے متعلق کافی "خوش امیدی" کا اظہار کیا ہے۔ امّہ پارٹی کے وفد کے ترجمان عبدالرحمٰن علی نے کہا ہے کہ ہمیں قاہرہ میں ہونے والی بات چیت سے کافی امید ہے۔

سوڈان کے ممتاز مدبر اور امّہ پارٹی کے سید سر عبدالرحمٰن المہدی کل دوسری مرتبہ مسٹر چرچل سے ملے۔ آپ کل بذریعہ ہوائی جہاز قاہرہ روانہ ہونے والے ہیں۔ جہاں فوراً ہی وہ جنرل نجیب سے ملیں گے (استار)

۱۸ اکتوبر ۱۹۵۲ء

پاکستان ریڈ کراس سوسائٹی کی پنجاب برانچ ۲۰ سے ۲۰ نومبر تک ہفتہ ریڈ کراس منا رہی ہے۔ تاکہ مصیبت زدہ بھائیوں کا دکھ درد بٹانے کے سلسلے میں مختلف النوع سرگرمیوں کے لئے روپیہ جمع کیا جائے۔ ریڈ کراس کا اہم فرض یہ ہے کہ جنگ کے دوران میں بیماروں اور زخمیوں کی دیکھ بھال کرنے اور امن کے زمانے میں صحت کو فروغ دینے، بیماری کو دور رکھنے اور دکھ درد کو کم کرنے میں کوشاں رہے۔ اس کے علاوہ اگر کبھی بدقسمتی سے سیلاب، قحط یا وبا نمودار ہو جائے تو ریڈ کراس فی الفور خدمت خلق کے ہنگامی انتظامات کے ساتھ میدان میں آ جاتی ہے۔

جب آزاد کشمیر میں ہمارے بھائی اپنی آزادی کے لئے جدوجہد کر رہے تھے تو ریڈ کراس نے وہاں مصیبت زدگان کی امداد کے لئے اپنے تمام وسائل کو بروئے کار لا کر نمایاں خدمات سرانجام دیں۔ ایسے علاقوں میں جہاں طبی امداد میسر نہیں ریڈ کراس تین زنانہ ہسپتال اور دو تپ دق کے کلینک چلا کر ہماری طبی سہولتوں میں اضافہ کر رہی ہے۔ علاوہ بریں یہ ادارہ پنجاب کے فوجی ہسپتالوں میں سامان آسائش مہیا کر کے مریض فوجیوں کی خدمت بجا لا رہا ہے۔

ان تمام سرگرمیوں کو پیسے کے بغیر جاری نہیں رکھا جا سکتا۔ پاکستان ریڈ کراس سوسائٹی کی پنجاب برانچ عوام کو اپنی ضروریات سے باخبر کرنے کے لئے ہفتہ منانے کا اہتمام کر رہی ہے۔ اس سلسلے میں جو روپیہ دیا جائے وہ کم ہو یا زیادہ شکریے کے ساتھ قبول کیا جائے گا۔ اور نیک مقصد میں صرف ہوگا۔ مجھے یقین ہے کہ اہل پنجاب اس اپیل کے جواب میں اپنی روایتی فراخدلی سے کام لیں گے اور ریڈ کراس فنڈ میں دل کھول کر چندہ دے کر اس ہفتے کو کامیاب بنائیں گے۔

اسمٰعیل ابراہیم چندریگر
گورنر پنجاب